بدھ | 3-اپریل 1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 4
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 77 | بدھ 14 ذی قعدہ 1416ھ 3 شہادت 1375 ہش 3 اپریل 1996ء

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے نئے اوقات

لندن میں موسم گرما کے آغاز میں 31- مارچ سے وقت تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اب پاکستان اور برطانیہ کے وقت میں فرق پانچ گھنٹے سے کم ہو کر چار گھنٹے رہ گیا ہے۔ اس تبدیلی کی وجہ سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے روزانہ اوقات (برائے پاکستان) مندرجہ ذیل ہونگے۔

روزانہ نشریات شام 6 سے 9 بجے تک　　جمعہ کی نشریات شام 5 سے 8 بجے تک

خطبہ کا وقت۔ ساڑھے پانچ بجے　　ملاقات پروگرام۔ 6 بجے شام

(نظارت اشاعت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مضمون جو صفات باری تعالیٰ کا ہے اسے حقیقت کی دنیا پر اتار کر اپنے روزمرّہ کے تجارب میں داخل کر کے پھر ذکر الٰہی کریں تو یہ وہ ذکر الٰہی ہے جو ہر دوسری چیز سے بالا اور افضل اور اکبر ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 19- مئی 1995ء مطابق 19- ہجرت 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن، برطانیہ

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا

(۔) گزشتہ خطبہ میں میں نے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی تھی یعنی ان مضامین پر (۔) جو عموماً نظر سے اوجھل رہتے ہیں اور (۔) گویا انہیں غیب سے شاہد میں منتقل کرنے میں مدد دی۔ اسی مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے کچھ اور اہم امور آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ سب سے پہلے تو یہ جو آواز بیٹھی ہوئی ہے اس سلسلے میں معذرت خواہ ہوں۔ یہ جو رات گزری ہے اس سے پہلی رات کچھ بے احتیاطی، شاید کوئی کھٹا پھل چکھا گیا ہے اور بعض ایسے ہیں کھٹے پھل جن سے میرا گلا بہت جلد متاثر ہوتا ہے۔ اس وقت تو پتہ نہیں چلا لیکن صبح (۔) آیا ہوں تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی، بالکل گلا بیٹھا ہوا تھا تو مجھے فکر تھی جمعہ کی اور اس سے پہلے میرے پروگرام تھے ٹیلی ویژن کے اوپر بھی عربوں کے ساتھ مجالس، دوسری مجالس اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ذرا بیٹھی ہوئی آواز میں لیکن مطالب کی ادائیگی میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی۔ میں یہ بیان اس لئے خصوصیت سے کر رہا ہوں کہ آواز پر اثر تو ہے مگر طبیعت پر کوئی بد اثر نہیں ہے، نہ جسم میں کوئی دکھن ہے، نہ بخار ہے، نہ کمزوری ہے اور گلا بھی اور چھاتی بھی سکون میں ہیں اس لئے بعض دوست جو خطبہ سن کے سوچ رہے ہوں گے کہ فوری طور پر فیکس دیں، طبیعت پوچھیں ان کو اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کے فضل سے میں مطمئن ہوں اور اگر انہوں نے فیکسیں دیں تو پھر تکلیف ہوگی اس لئے یہ تکلیف نہ فرمائیں۔ اب جہاں تک اس مضمون کا تعلق ہے یہ بھی آپ کے لئے غیب کی بات تھی جسے حاضر کرنا تھا۔

اب میں خدا تعالیٰ کے عالم الغیب ہونے سے متعلق بعض اور امور آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ جو کچھ پردہ غیب میں ہے وہ بہت زیادہ ہے کہ اس کی جو حاضر میں ہمیں دکھائی دیتا ہے اس سے کوئی نسبت نہیں۔ اور پردہ غیب میں صفات باری تعالیٰ بھی ہیں اور وہ صفات باری تعالیٰ رفتہ رفتہ منظر عام پر ابھرتی ہیں لیکن حسب ضرورت۔ ہر طرح سے ان میں ایک ارتقائی سفر دکھائی دیتا ہے۔ ایک وہ صفات جو آدم کے لئے ضروری تھیں آدم کے سامنے بیان کی گئیں۔ جن کو موسیٰ کے وقت کی حاجت تھی وہ اس کے سامنے کھولی گئیں۔ اور وہ صفات جن کا بنی نوع انسان سے اجتماعی طور پر تعلق تھا اور انسان کی ضرورت کی آخری حدود تک تعلق رکھتی تھیں وہ تمام صفات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر فرما دی گئیں۔ اور یوں گویا وہ خدا جو غیب میں تھا منظر عام پر ابھر آیا اور شاہد میں آگیا۔ لیکن بات یہاں ختم نہیں ہوتی یہ کہنا غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی کچھ اور صفات نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے زاویہ نگاہ سے ہم پر ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آدم یہ سمجھتا کہ خدا کی یہی صفات ہیں۔ تو فرشتے اس سے پہلے بھی یہی حق رکھتے تھے کہ اپنے تعلق میں خدا کی صفات کو جو سمجھ بیٹھے تھے انہی پر اکتفا کر جاتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے جو سلوک فرمایا ارتقاء نبوت کے ساتھ آدم کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا اور جو صفات اس پر ظاہر کی گئیں ان سے بہت زیادہ بعد کے انبیاء کو ملنی شروع ہوئیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ سلسلہ اپنے نقطہ عروج کو پہنچا۔ لیکن اس کے باوجود یہ صفات پھر نظر سے غائب ہیں۔ یعنی ابھری ہیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی ذات کے ساتھ ان کا ایک نہ ٹوٹنے والا دائمی رشتہ بن گیا اور ہمیشہ غیب کا خدا آپؐ کے لئے حاضر کا خدا بنا رہا اور ہمیشہ غیب کا خدا آپؐ کے لئے شاہد اور شہید بنا رہا۔ پس جس پر خدا سب سے زیادہ جلوہ شہادت ظاہر فرمائے یعنی اپنے غیب کو شہادہ میں نکال کر اس سے تعلق باندھے وہ سب سے بڑا شہید کہلانے کا مستحق ہے۔ پس یہ فرق ہمیں اس بات سے بھی سمجھ میں آجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام گزشتہ انبیاء پر شہید فرمایا گیا۔ اس لئے یہ جو مضمون ہے یہ بہت گہرا اور اندر اندر بڑے گہرے اور لمبے وسیع رابطے رکھنے والا مضمون ہے۔

آدم سے لے کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک خدا کا غیب سے شاہد میں نکلتے چلے آنا جاری رہا اور وہ مضامین بیان فرمائے دیئے گئے آپؐ پر کھول دیئے گئے کس طرح خدا ظاہر ہو گیا ہوتا ہے لیکن یہ سلسلہ بند نہیں ہوا (۔) جو مضامین روشن ہو جائیں ان کے معانی جاری رہتے ہیں۔ جو ایک سمت میں حرکت ہے وہ نہیں رکتی۔ اس تعلق میں یہ بات خاص طور پر دھیان میں لانے کی ضرورت ہے کہ اللہ نے کلام الٰہی میں جو اپنی صفات بیان فرمائیں ان میں ایک یہ بھی تھا کہ ہم وقت کے اوپر خزانے اتارتے ہیں جب ضرورت پیش آتی ہے۔ یہ تعارف تو مکمل ہوا لیکن یہ کہنا کہ خدا نے وہ خزانے ہمیشہ کے لئے اتار دیئے اور مزید خزانے باقی نہیں رہے یہ غلط ہے۔ اور یہ وہ مضمون ہے جس کا وقت کے ساتھ تعلق ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔

خدا تعالیٰ وقت کا خالق ہے وقت کا پابند نہیں ہے۔ وقت خدا کو اپنا محکوم نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ خدا خالق ہے اور وہ مخلوق ہے۔ اس لئے جہاں تک زمانے کے جاری رہنے کا تعلق ہے یہ خدا تعالیٰ کی صفات کی جلوہ گری ہے نہ کہ ان صفات میں تبدیلی کا مظہر۔ اس کی جلوہ گری کے نتیجے میں زمانہ تبدیل ہوتا ہے اور زمانے میں تبدیلی ہمیں وقت کا احساس دلاتی ہے اور زمانے کی تبدیلی کے حوالے سے ہم کہتے ہیں خدا اب یوں جلوہ گر ہوا اور پہلے یوں جلوہ گر ہوا تھا اور آئندہ یوں جلوہ گر ہو گا مگر عالم موجودات میں سب کچھ خدا کی نظر میں موجود ہے اور اس کی ذات پر زمانے کی تبدیلی نہیں ہو رہی۔ پس حوالہ جب آدم کا دیا جاتا ہے یا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا جاتا ہے یا آئندہ زمانوں کا تو دراصل خدا وقت کا پابند نہیں بلکہ ایک عالم بسیط میں وہ پھیلا ہوا عالم ہے جو وقت سے بالا ہے اس میں اپنی جلوہ گری دکھاتا ہے اور جب دیکھنے والے ایک زاویے سے دیکھتے ہیں تو دوسرے زاویے سے دیکھنے والوں سے اپنے آپ کو بہتر حالت میں پاتے ہیں مگر چیز نہیں بدلتی۔ منظر وہی ہے، صفات باری تعالیٰ اسی طرح ہیں۔

یہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا ظہور ہے جو ہمیں یہ نہیں بتاتا کہ اب صفات کا سفر ختم ہو چکا ہے۔ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

بتاتا ہے کہ صفات کا سفر شروع ہو چکا ہے۔ وہ صفات باری تعالیٰ جو آنحضرت ﷺ پر ظاہر فرمائی گئیں وہ نئی نئی کھڑکیاں ہیں جو کھولی گئی ہیں یا نئے دروازے ہیں جو کھول دیئے گئے ہیں۔ ان سے پرے جو مناظر دکھائی دیتے ہیں وہ لامتناہی ہیں اور کسی وقت بھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان میں سفر جاری رہنا چاہئے۔ ان کھڑکیوں میں سے یہ جو کھولی گئی کہ زمین اپنے خزانے اگلے گی اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔ یہ جو عالم الغیب نے بات بیان فرمائی اس کے شواہد ہم کتنے دیکھ چکے ہیں اور دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے چلے جائیں گے اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہو گا یہاں تک کہ خدا کے نزدیک اس کائنات کی اجل مسمّٰی آجائے' یہ جاری و ساری سلسلہ ہے۔

پس وقت کے حوالے سے ماضی کا خدا اور حال کا خدا اور مستقبل کا خدا وہی رہتا ہے جو تھا' جو ہے' جو ہو گا لیکن دیکھنے والوں کے نزدیک اس کی ذات میں بظاہر وسعت ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ تو اس پہلو سے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے (-) ہم وسیع نہیں ہو رہے (-) ہم وسعتیں عطا کر رہے ہیں اور جن کو وسعتیں عطا ہوتی ہیں ان کو یوں لگتا ہے جیسے اللہ وسیع ہو رہا ہے۔ یہ ایک نسبتی چیز ہے اور اس کے نتیجے میں یہی محسوس ہوتا ہے۔ اب ہم اپنے علم میں بڑھ رہے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق میں اور خدا کی کائنات کے تعلق میں' خدا تعالیٰ تو نہیں بڑھ رہا۔ خدا تعالیٰ تو ابھی بھی اکثر غائب میں ہے' اس کی چھوٹی سی جلوہ گری ہمارے سامنے آئی ہے لیکن ہم ماضی کے انسان کے حوالے سے بڑھ رہے ہیں خدا کے حوالے سے نہیں بڑھ رہے اور خدا کسی حوالے سے بھی نہیں بڑھ رہا' وہ ہمیشہ سے جیسا تھا ویسا ہے' ویسا رہے گا۔

پس اس تعلق میں جو تحقیق کا سفر ہے جو پردہ غیب سے سے پردہ شہود میں ابھرنے کا سفر ہے وہ ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اور اس یقین کے ساتھ جاری رہنا چاہئے کہ کبھی ختم ہو نہیں سکتا۔ (-) نہ صفات باری تعالیٰ ختم ہوئیں نہ ان کا فیض ختم ہوا۔ اسی طرح محمدؐ رسول اللہ نے جو خدا سے سیکھا اس کا فیض ہمیشہ کے لئے جاری و ساری ہے۔ یہ حقیقی معنی ہے اس کے علاوہ جس نے جو کہنا ہے کہے' جو سوچیں سوچے (-) عرفان کی بات وہی ہے جو میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی صفات لامتناہی اور انسان کے تعلق میں اس کی آخری حد آنحضرت ﷺ پر روشن فرما دی گئی۔ (-) اب غیب ایک مضمون ہے جو خدا تعالیٰ کی صفت نہیں ہے لیکن شہادہ ایک ایسا مضمون ہے جس میں (-) کو خدا تعالیٰ کے ناموں میں داخل فرما لیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو غائب کہیں نہیں کہا لیکن شہید فرمایا ہے۔

اس پر جب میں نے غور کیا کہ کیوں بظاہر ایک ہی آیت کے دو جز ہیں ان میں سے ایک کو چھوڑ دیا گیا ہے اور ایک کو آنحضرت ﷺ نے اسماء الٰہی میں داخل فرمایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں تک خدا کی غیبوبیت کا تعلق ہے بحیثیت غیب کے اس کو نظر پہنچ ہی نہیں سکتی۔ جب تک وہ شہادت میں نہ آئے ہم اسے دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اور (کلام الٰہی) فرماتا ہے (-) کہ بصائر اس تک نہیں پہنچ سکتیں ہاں وہ خود منصہ شہود پر ابھر کر بصائر تک پہنچتا ہے اور آنحضرت ﷺ پر چونکہ خدا سب سے زیادہ روشن ہوا تھا اس لئے آپ نے اس باریک فرق کو پیش نظر رکھا ہے۔ ورنہ ایک عالم انسان جو اپنے نفس سے تفسیر کرتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ عالم الغیب بھی ہے عالم الشاہدہ بھی ہے۔ اگر وہ شہید ہے تو پھر غائب بھی ہے لیکن جہاں تک مخلوقات کا تعلق ہے وہ غائب نہیں ہے۔ یہ مضمون ہے۔ کیونکہ اگر وہ غائب ہو جائے تو پھر مخلوق سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے اس لئے وہ شہید ہے۔ اور جن معنوں میں وہ غائب ہے ان معنوں میں ہم اس کو پہنچ ہی نہیں سکتے جب تک وہ شہید نہ بن جائے' جب تک وہ شاہد ہو کر نہ ابھرے۔ پس اس لحاظ سے خدا تعالیٰ کی شہادت کا جلوہ ہی ہے جس کا بنی نوع انسان کے مصالح سے تعلق ہے اور جس تک بنی نوع انسان کی کچھ پہنچ ہے۔ آگے کی سب باتیں وہ ہیں جن کو جب خدا جس مخلوق پر چاہے گا اسے ظاہر فرمائے گا۔ لیکن جو ظاہر فرما چکا ہے اس سے بھی ہم آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں یہ وہ مشکل بات ہے جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے۔ جب خدا پردہ غیب میں جاتا ہے تو پردہ غیب میں رہتے ہوئے آپ سے صرف نظر نہیں فرماتا۔ لیکن آپ جب پردہ غیب میں جاتے ہیں تو خدا سے صرف نظر کر جاتے ہیں یہ فرق ہے بندے کے غیب میں جانے اور خدا کے غیب میں جانے کا۔

اللہ تعالیٰ غیب سے آپ کی حفاظت فرما رہا ہے۔ غیب سے آپ پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو دکھائی نہیں دے رہا اور پھر بھی وہ آپ کے قریب ہے' کبھی بھی آپ سے دور نہیں ہٹا۔ لیکن آپ جب خدا کے مقابل پر غیب میں چلے جاتے ہیں تو خدا سے دور ہٹ جاتے ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے جو گناہ پر انسان کو آمادہ کرتی ہے۔ اس پہلو سے اس غیب اور شہادہ کے مضمون کو انسانی اور خدائی تعلق میں خوب اچھی طرح سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ کے تعلق میں یاد رکھیں کہ اس کا غیب میں جانا ایک پہلو سے عظیم رحمت ہے کیونکہ ایک ایسی ذات جو اپنے رعب میں درجہ کمال کے تصور سے بھی زیادہ بلند تر نظر آئے۔ ہمارا جو درجہ کمال کا تصور ہے وہ ناقص ہے اس لئے میں نے کہا کہ درجہ کمال کے تصور سے بھی بلند تر دکھائی دے رہی ہو۔ ایسی ذات اگر ہر وقت شاہد رہے ان معنوں میں کہ ہم بھی اس کو محسوس کر رہے ہوں کہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہے تو اسی صورت میں صرف وہ نعمت بن سکتی ہے اگر ہم بعینہٖ اس سے ہم مزاج ہو چکے ہوں۔ اگر ہم مزاج نہ ہوں تو بہت بڑی سزا ہے اور ہر وقت کی ایک مصیبت ہے۔ ایک آدمی جس کا دل شرارت کی طرف مائل ہے اگر ہر وقت استاد ڈنڈا لے کے اس کے سامنے کھڑا ہے ایسے طالب علم کے سامنے تو اس کے لئے تو وہ جہنم بن جائے گی۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا بندے سے غائب ہو جانا اس پر بہت بڑا احسان ہے لیکن ایسا غائب نہیں ہوتا کہ اس کے حالات سے غافل ہو جائے۔ اس پر نظر جو رکھتا ہے اور اس کی غیبوبیت ہی ہے جو دراصل اپنی جلوہ گری میں ہمیں اختیار بخشتی ہے۔ (-) پھر ایک تقدیر مبرم ہے جو ہمیشہ جاری و ساری رہے مجال نہیں انسان کی کہ اپنی چاہت سے کچھ کر سکے۔

پس وہ وجود' وہ کامل وجود یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب خدا کے سامنے شہادہ میں آگئے تو پھر ہمیشہ رہے۔ یہ آپؐ کی جنت تھی اس لئے کہ آپؐ خدا کی صفات سے ہم آہنگ ہو چکے تھے (-) ضروری نہیں کہ وہ عشق ہو جس کو شعراء عشق کہتے ہیں ہم مزاج لوگوں سے ایک طبعی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک ایسا عشق ہے جس کی معین تعریف کرنا مشکل کام ہے۔ لیکن یہ جذبہ بڑھ کر ایک غیر معمولی شدت کے جذب کے جذبے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جذب یعنی کھینچنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور ایسے آدمی کے ساتھ آپ رہیں جس کے ساتھ ہم آہنگی ہو تو طبیعت کو سکون ملتا ہے اور ہم آہنگی نہ ہو تو طبیعت میں انتشار پیدا ہوتا ہے اور بعض دفعہ لوگ کہہ دیتے ہیں جی ہمیں تو اس سے الرجی ہو گئی ہے۔ وہ سامنے آئے تو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس میں خونی رشتے کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے نہ خونی رشتے کی محبت کا اس سے تعلق ہے نہ شاعرانہ عشق سے اس کا تعلق ہے۔ یہ ایک گہرا فطرت کا معاملہ ہے اور اس فطری تعلق میں خدا تعالیٰ کے غیب اور حاضر ہونے کے مضمون کو آپ سمجھیں تو پتہ چلے گا کہ بھاری اکثریت انسان کی ایسی ہے کہ اگر ان کے لئے خدا ہمیشہ شاہد رہتا تو ان کا اختیار بھی ہاتھ سے نکل جاتا۔ کیونکہ ان کے اختیارات میں بھاری امکانات اس بات کے تھے کہ وہ ذرا اپنی خواہش کے نرمی کے اختیار کو استعمال کریں۔ پھر وہ بے اختیار ہو گئے۔ جب ہر وقت ایک کامل وجود ایک بارعب وجود سر پہ کھڑا ہو' اختیار کہاں رہا۔ تو یہ اندھیرے ہیں غیب کے جن میں ہم ڈوبتے ہیں اور خدا غائب ہو جاتا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں غائب ہو گا اور ہے موجود۔ کیونکہ خدا ہر غیب کا واقف ہے اس لئے ایسا ہی ہے جیسے بلی کے ڈر سے کبوتر آنکھیں بند کر لے۔ وہ غائب ہو جاتا ہے لیکن بلی کی نظر میں رہتا ہے۔ انسان جب گناہوں پر آگے بڑھتا ہے تو یہ غیبوبیت تاریکی اختیار کر جاتی ہے۔ شروع میں یہ غیب ہے یعنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں آنکھیں کھولے تو دیکھ بھی سکتا ہے' روشنی نہیں ہٹتی لیکن جب انحراف کرتے ہوئے' پیچھے ہٹتے ہوئے وہ اندھیری کھوہوں میں ڈوب جاتا ہے' ایسے کونوں میں غائب ہو جاتا ہے جہاں روشنی پہنچتی نہیں پھر اس پر اندھیرے مسلط ہو جاتے ہیں۔ پھر خدا اس سے ایسا غائب ہو جاتا ہے کہ خدا سے تعلق کے اس کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ خدا پھر بھی اسے دیکھ رہا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ پہلے یہ بیان فرماتا ہے کہ یہ احساس تمہیں ہونا چاہئے کہ وہ تمہارے لئے غیب تو ہے لیکن موجود بھی ہے اور تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ احساس ہے جو گناہ سے نجات بخش سکتا ہے۔ اس احساس کے بغیر گناہ سے نجات کا تصور محض ایک بچگانہ کہانی ہے۔ (-) کلام الٰہی کا مضمون جو حقیقت میں ایک عارفانہ مضمون ہے جس کا انسانی فطرت سے اور خدا کی صفات سے گہرا تعلق ہے۔ پس اس پہلو سے یاد رکھیں کہ گناہ سے بچنے کا جو اصول کلام الٰہی نے بیان فرمایا ہے وہ ہے (-) باوجود اس کے کہ اللہ نے ان کی سہولت کی خاطر اپنے جلووں کو مدہم کر دیا ہے اور وہ ایک قسم کے سائے میں بھی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن یہ سائے ان کے اندھیروں میں نہیں بدلے۔ کیونکہ سائے اگر اندھیروں میں بدل جائیں تو پھر ٹھوکر ہی ٹھوکر ہے پھر قدم قدم پر لغزش ہے پھر ہلاکت کے گڑھے میں بھی انسان گر سکتا ہے۔ لیکن سائے اگر سائے رہیں وہ طمانیت تو عطا کرتے ہیں' آنکھوں کا نور نہیں لے جاتے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ سائے میں رہتے ہیں غیب کے لیکن (-)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ وہ ہمیں دکھائی نہیں دے رہا مگر ہے کہیں۔

اور امر واقعہ یہ ہے کہ غیب ہوتے ہوئے دیکھنا یہ اس لئے بھی بڑا ضروری ہے کہ کسی چیز کا اندرونہ ظاہر ہو جائے۔ آپ لوگوں میں بعض نے شاید وہ نیچر کی فلمیں دیکھی ہوں نیچر کی فلموں میں جو لوگ ماہرین ہیں سب سے اچھی فلم بنانے والے وہ ہیں جو اس طرح فلم بناتے ہیں کہ جانور کو یہ نہ پتہ ہو کہ ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے۔ جب جانور کو یہ یقین ہو جائے کہ ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا پھر اندر سے اس کی ساری صفات کھل کے باہر نکل آتی ہیں اور جب تک صفات باہر نہ نکل آئیں اس کے خلاف شہادہ نہیں ہو سکتی۔ پس باوجود اس کے کہ اللہ غیب کا علم رکھنے والا ہے' بندے کے اندرونے کے خلاف اس کے اندرونے کی شہادت نہیں دے گا۔ اس لئے فرمایا تمہاری جلدیں بولیں گی۔ یعنی تمہارے گناہوں کو کھل کر باہر آنے کا موقع ملے گا اور وہ تمہارے دکھائی دینے والے اعضاء میں ظاہر ہو جائیں گے۔ یہ تبھی ممکن ہے اگر انسان خدا کو غیب سمجھ رہا ہو اور وہ موجود ہو۔ تو پھر جو غیب ہے اور موجود ہے وہ سب سے زیادہ رازوں کا واقف بن جاتا ہے اور اگر خطرہ بھی ہو کہ شاید کوئی دیکھنے والی آنکھ ہو تو انسان محتاط ہو جاتا۔ ہے' جانور محتاط ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ جتنا بھی یہ جاسوسی کا نظام ہے اس میں آلے ایسی جگہوں پر نصب کئے جاتے ہیں اور اس طریق پر نصب کئے جاتے ہیں کہ جس کی جاسوسی کی جارہی ہے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا کہ میں دیکھا جا رہا ہوں اور میری تصویریں اتاری جا رہی ہیں' اور یہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہارا کر دیا کسی کونے میں کسی اندھیرے میں ڈوب جاؤ' ہر جگہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور تمہارا ریکارڈ مکمل کیا جا رہا ہے اور ایسے فرشتے مقرر ہیں جو ان چیزوں کو ایک کتاب میں ڈھالتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ وہ Ultimate کمپیوٹر کا تصور ہے جس سے آگے کسی کمپیوٹر کا تصور ہو نہیں سکتا۔ کمپیوٹر میں دو خوبیاں ہونی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ وہ متعلقہ مضمون کے ہر پہلو کو ہر لحاظ سے Cover کرے' اس کو ڈھانپ لے' اس کا دائرہ لے لے۔ اور دوسری اس میں خوبی یہ ہونی چاہئے کہ وہ بہت تیزی کے ساتھ' بوقت ضرورت مطلوبہ اعداد و شمار کو سامنے لے آئے۔ اب یہ دو باتیں ہیں جن کا (کلام الٰہی) میں ذکر ملتا ہے۔

ابھی چند دن ہوئے ہمارے ریسرچ گروپ کی ایک خاتون نے مجھ سے سوال کیا کہ وہ جو آپ نے ہمارے سامنے بعض باتیں بیان کی ہیں اور کتاب ایک تھی جو ان کی نظر سے بھی گزری تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ ہر زمانے کی ایجادات کا (کلام الٰہی) میں ذکر موجود ہے۔ حیرت میں انسان ڈوب جاتا ہے۔ کوئی ایجاد سوچی نہیں جا سکتی جس کی بنیاد (کلام الٰہی) میں دکھائی نہ دے' کیا کمپیوٹر کا بھی ذکر ہے۔ تو میں نے کہا یہ تو ہو نہیں سکتا کہ نہ ہو لیکن اس کا جواب میں بعد میں دوں گا تو اب وہ اگر سن رہی ہوں یہ خطبہ تو میں ان کو بتا رہا ہوں کہ کمپیوٹر میں دو صفات ہونی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ متعلقہ مضمون کی تمام تر معلومات اس میں مہیا ہوں اور ایسے طریق پر مہیا ہوں کہ بلا تاخیر فوراً وہ نظر کے سامنے آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کمپیوٹر کا ذکر (کلام الٰہی) میں یوں فرمایا ہے۔ ایک موقع پر فرماتا ہے۔ (-) یہ عجیب کتاب ہے کتاب سے مراد کمپیوٹر ہے یہاں یعنی الٰہی کمپیوٹر جو ظاہری طور پر نہ وہ کتاب ہے نہ وہ مادی چیز ہے۔ پہلے زمانوں میں جس کو ہم رجسٹر کہا کرتے تھے آج کل کی اصطلاح میں اسے کمپیوٹر کہہ دیتے ہیں۔ فرمایا (-) یہ عجیب قسم کی چیز خدا نے ایجاد کرلی ہے کہ نہ ادنیٰ چھوڑتی ہے نہ بڑا چھوڑتی ہے' ہر چیز کو سمیٹے ہوئے ہے۔ ایک ذرہ بھی اس کے احاطہ تقدیر سے باہر نہیں۔ اور جہاں تک اس کی سرعت کا تعلق فرماتا ہے (-) کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر حساب میں سریع ہے ہی کوئی نہیں۔ اب (کلام الٰہی) میں سریع الحساب کا مضمون ملتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ دوسری کتابوں میں نہیں ملتا۔ بہت سے ایسے پہلو ہیں (کلام الٰہی) کے جن کا حسن موازنے کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے ورنہ پتہ ہی نہیں چلتا۔ نہ بائبل میں نہ کسی اور کتاب میں خدا کے حساب دان ہونے کا اور سب سے تیز تر حساب دان ہونے کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے۔ تو سریع الحساب اس کمپیوٹر کی صفت ہے جو خدا کی تقدیر نے بنا رکھا ہے اور کمپیوٹر کو پڑھنے والا ایک چاہئے۔ کمپیوٹر میں اگر اس تیز رفتاری کے ساتھ اعداد و شمار مہیا کرنے کی صلاحیت موجود ہو جس تیز رفتاری سے پڑھنے والا چاہتا ہے تو پھر وہ صحیح مقتضائے حال کے مطابق ہے یعنی اس کے بغیر وہ ناقص ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سریع الحساب کے ساتھ کس کتاب کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ کسی چیز کو چھوڑتی نہیں ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو جب کسی عدد کی ضرورت ہو بندے کو دکھانے کے لئے یا کسی اور کو بتانے کے لئے کہ دیکھ لو یہی باتیں ایسی ہوئی تھیں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ اس کتاب سے جس میں سب کچھ ہے بلا تاخیر سب کچھ نکال لیتا ہے۔ اور قیامت کے دن جب کوئی بندہ کہے گا جی میں نے تو نہیں ایسا کیا۔ اللہ کہے گا یہ دیکھ لو کوئی تاخیر ہی نہیں اس میں۔ پس عالم الشہادہ کا بھی ایک معنی اس سے ہماری سمجھ میں آگیا۔

شہادہ کا ایک مطلب ہے گواہی دینا۔ تو گواہی کی کائنات کا بھی وہی مالک اور عالم ہے اور گواہی دینا بھی اسی کو آتا ہے اور گواہی مہیا کرنا بھی اسی کو آتا ہے۔ پس یہ وہ خدا ہے جس کا تصور اگر واضح ہوتا چلا جائے انسان پر اور (کلام الٰہی) کے حوالے کے بغیر یہ تصور از خود واضح ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر غور کئے بغیر اس تصور تک رسائی ناممکن ہے۔ مگر اگر یہ ہو تو پھر ان میں ڈوبنے کے بعد یہ مضامین ابھرتے ہیں اور پھر انسان کو سمجھ آتی ہے کہ گناہ سے بچنے کا اصل طریق کیا ہے۔ یہ احساس زندہ رہے اور یہ احساس انسان سے غائب نہ ہو کہ خدا غائب ہوتے ہوئے ہمیں وہاں سے دیکھ رہا ہے جہاں سے ہم اسے نہیں دیکھ رہے یہ وہ لوگ ہیں جو شیطان سے محفوظ رہتے ہیں۔ اور جب وہ خدا سے غائب ہوتے ہیں تو ان کا پھر کیا نتاظر ہے وہ کس شکل میں ابھرتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی (کلام الٰہی) ذکر فرماتا ہے۔ کہتا ہے شیطان ان کو وہاں سے دیکھ رہا ہے جہاں سے وہ شیطان کو نہیں دیکھ رہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ نہیں۔ خدا کے تعلق میں یہ مضمون بنے گا کہ خدا کی خیر سے محروم رہ گئے۔ کیونکہ خدا کا دیکھنا اور اس کا قریب ہونا خدا کی خیر کو قریب تر کرنے کے مترادف تھا۔ جو اس سے غائب ہو گیا وہ خیر سے ہر اچھی چیز سے غائب ہو گیا۔ اور شیطان اس کو دیکھ رہا ہے' وہ نہیں دیکھ رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر پہلو سے وہ شر کے قریب آگیا ہے کیونکہ شیطان کا دیکھنا شر کی نیت سے ہے۔ اور اس کا شیطان کو نہ دیکھنا بے دفاع ہونے کے معنے رکھتا ہے۔ ایک حملہ اگر آپ کو دیکھ رہا ہے اور آپ نہیں دیکھ رہے تو پھر تو آپ ہر وقت خطرے کی حالت میں ہیں۔ تو یہ ہے (کلام الٰہی) کا نظام جو خدا تعالیٰ کی صفات کو کس طرح ادل بدل کر مختلف پہلوؤں سے پھیر پھیر کر بیان کرتا ہے اور انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ چھوٹی سی کتاب دکھائی دیتی ہے مگر ہر چیز کے ہر پہلو کو بیان فرما رہی ہے۔

تو عالم الغیب خدا سے یہ تعلق باندھیں کہ اس کا غیب ہونا آپ کے لئے رحمت کا سایہ تو بنا رہے لیکن تاریکیاں پیدا نہ کرے۔ اور تاریکیاں تب پیدا ہوں گی اگر آپ اس سے دور ہٹ کر خود غیبوبیت اختیار کریں۔ اور اگر آپ خدا سے غائب ہونا چاہیں گے تو خدا کی پکڑ کی نظر سے اور پکڑ کی دسترس سے تو آپ غائب نہیں ہو سکتے مگر شیطان کی پکڑ کی دسترس میں داخل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اسی کا نام ظلمات پر ظلمات ہے۔ آپ اندھیروں پر اندھیروں میں ڈوب جاتے ہیں۔ پس یہ کوشش کرنا کہ ہم خدا تعالیٰ کی نظر کے احساس میں رہیں۔ اور (-) یہ اس زمانے کے سارے مسائل کا علاج ہے۔ کیونکہ انسان جو دن بدن گناہوں میں ڈوب رہا ہے وہ خدا سے غائب ہونے کے نتیجے میں ڈوب رہا ہے۔ لیکن یہ نہیں جانتا کہ عالم الغیب ہے وہ جہاں مرضی غائب ہو جائے پھر بھی ہمیشہ خدا کی نظر میں رہے گا۔

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس مضمون پر بعض اور آیات کے تعلق میں ایک مسلسل روشنی ڈال رہے ہیں۔ اسی میں سے میں نے کچھ حصہ پڑھ کر سنایا تھا اور پھر ان امور کی طرف توجہ مبذول ہوئی۔ اب یہ سفر کرنے کے بعد میں واپس اس حصے کی طرف آتا ہوں۔ فرمایا:۔

"وہ عالم الشہادہ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردے میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو"

"یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو" یہ کیا معنی ہیں۔ "جائز نہیں" صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کسی بھلائی میں کمی آجاتی ہے اور خدا کے درجہ کمال پر حرف آتا ہے اور کوئی شر کا پہلو ظاہر ہوتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہر علم پر ہمیشہ حاضر کی طرح مسلط رہنا اس علم کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ خیر ہے اور اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اس علم میں کوئی رخنہ نہیں آئے گا۔ اگر یہ نہ ہو تو کائنات کا نظام از خود جاری رہ ہی نہیں سکتا۔ یہ بہت بڑی جہالت ہے کہ اتنا بڑا نظام ایک خود طبعی حرکت کی صورت میں رواں دواں ہے اور کوئی تصادم نہیں ہے۔ اور اگر سفر کو ہم دیکھتے ہیں تو Chaos سے تنظیم کی طرف جاری ہے۔

اور جس کو ہم Chaos سمجھتے ہیں وہ بھی ہمیں دکھائی دیتا ہے لاعلمی کے نتیجے میں Chaos مگر Chaos کہیں نہیں ہے۔ Chaos کہتے ہیں فساد کو' کسی چیز کے درہم برہم ہونے کو' کسی چیز کے غیر منضبط ہونے کو' کوئی قانون نہ چل رہا ہو' اندھیر نگری ہو' اندھیر نگری اور چوپٹ راجہ والا مضمون اس کو Chaos کہا جاتا ہے۔ سائنس دان بڑی مصیبت میں مبتلا ہیں اس وجہ سے کہ وہ جانتے ہیں کہ Chaos کا تنظیم میں بدلنا کسی بیرونی طاقت کو چاہتا ہے اور ایک منتظم کو چاہتا ہے ورنہ تنظیم از خود Chaos سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اب اس ضمن میں بہت بڑے بڑے کمپیوٹرز کے ذریعے وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ Chaos سے اتفاقاً نظم و ضبط بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور وہ مضامین آپ پڑھیں تو پتہ لگتا ہے کہ کیسی بچگانہ حرکت ہے' خدا سے دور ہٹنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی۔ اس سے انکار کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں لیکن کوئی پیش نہیں جا رہی۔ کیونکہ اب سائنس ان مضامین میں داخل ہو چکی ہے جہاں خدا دکھائی دینا چاہئے اور یہ بھی ایک غیب کے سفر کا لطف ہے۔

جب آپ غیب سے حاضر کی طرف سفر کرتے ہیں خواہ سفر کسی سمت میں بھی ہو۔ خواہ وہ مادی دنیا کی تحقیق کا ہی سفر ہو۔ ہر ایسا سفر جہاں آپ غیب سے حاضر کی تلاش میں آگے بڑھتے ہیں وہ آپ کو خدا کے قریب لے جاتا ہے اور یہی مضمون ہے جو (کلام الٰہی) ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے (۔) لوگ سمجھتے ہیں یہاں صرف مشرق و مغرب مراد ہیں' ہرگز نہیں۔ کہ تمام کائنات میں ہر جہت سے جس قسم کا بھی آپ سفر اختیار کریں آگے خدا کو پائیں گے۔ یہ سفر نیکی کا ہی ہونا ضروری نہیں بدی کے سفر میں بھی آگے خدا کو پائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں مثال بیان فرماتا ہے ان لوگوں کی جو مادہ پرست ہیں اور دنیا کی لذات کی پیروی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کرتے چلے جائیں پیروی ان کی آگ بھڑکتی چلی جائے گی جیسے سمندر کا پانی پیاس نہیں بجھا سکتا ان کی پیاس بجھے گی نہیں بھڑکتی چلی جائے گی اور ایک سراب ہے جس کی طرف وہ سفر کر رہے ہیں اور جہاں وہ سمجھتے ہیں پانی ہے وہاں پہنچتے ہیں تو پانی اور آگے چلا جاتا ہے۔ آخر پر اللہ فرماتا ہے جب یہ سفر ختم ہو گا تو وہاں خدا کو پائیں گے۔ تو اس لئے کوئی یہ کہے کہ جی یہ تو نیکی کے سفر میں خدا ملتا ہے بدی میں کیسے مل گیا۔ دراصل شیطان کی حقیقت اپنی ذاتی کوئی نہیں ہے۔ ہر چیز کا آخر خدا ہے۔ اول والآخر کا ایک یہ بھی مفہوم ہے۔ جہاں سے آپ نے سفر شروع کیا وہاں خدا ہے وہ سفر جہاں انجام کو پہنچے گا وہاں خدا ہو گا اور شیطان سراب ہے اصل میں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کی یہی تعریف فرمائی ہے۔ فرماتا ہے وہ تم سے دھوکے کے وعدے کرتا ہے ان میں کچھ بھی نہیں غرور کے سوا تم سے اور کوئی وعدہ نہیں کرتا۔ اور غرور کہتے ہیں فرضی کہانیوں کو جن میں کوئی حقیقت نہ ہو' ایسے وعدے جو سبز باغ دکھانے والے ہوں جب کہ سبز باغ ہو کوئی نہ۔ اسی لئے شیطان کا نام خدا تعالیٰ نے "غرور" رکھا ہے یعنی ایسا دھوکے باز جو دھوکے کے وعدے کرتا ہے اور اصل چیز ہے ہی کچھ نہیں اس کے پاس اس کے پاس گناہ کی لذت بھی نہیں ہے وہ بھی انسان اللہ کے نظام سے چوری کر کے لیتا ہے۔ تو فرمایا آخر پر جب وہاں پہنچے گا تو خدا ہی دکھائی دے گا خدا کے سوا کچھ بھی نہیں۔

پس ہر حرکت جس سمت میں بھی ہو خدا کے قریب لے جاتی ہے۔ اس دور میں اب سائنس دان داخل ہو چکے ہیں۔ جب ان کو خدا کی قربت سے خوف آنے لگا ہے۔ گھبرانے لگے ہیں کہ ہم تو جس سفر میں خدا کو مدتوں پیچھے چھوڑ آئے تھے آگے پھر وہی۔ اس مصیبت سے نجات پانے کے لئے وہ بہانے بنا رہے ہیں اور کچھ پیش نہیں جاتی۔ یہ Chaos والا مضمون ہے۔ میں نے پڑھا ہے یعنی کتاب تو مجھے نہیں پتہ لیکن بہت بڑا آرٹیکل ایک چھپا ہے ایک کمپیوٹر سپیشلسٹ کا۔ اس نے بڑے کمپیوٹر کے ذریعہ بڑا بھاری حساب دان ہے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ Chaos اتفاقاً' اتفاقی حادثات کے نتیجے میں ایک نظم و ضبط میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ اب وہ جو اعلان موٹے موٹے لگے ہوئے ہیں مضمون کے اوپر بڑے دھوکے دینے والے ہیں 'ایک سادہ آدمی' عام آدمی جس کو ان باتوں کا پتہ نہیں پڑھے گا تو کہے گا کہ دیکھو جی ثابت ہو گیا کسی خدا کی ضرورت نہیں۔ لیکن وہ مضمون میں خود دراصل اپنے دھوکے کو ننگا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور یہ بات ماننے پر مجبور ہے کہ جتنے بھی Possible مختلف رستے ہیں' امکانی' ان میں سے جو رستے واقعتاً سامنے نظر آ رہے ہیں اگر ان کے مطابق کمپیوٹر بنایا جائے تو جتنی دیر کی Chaos کو نظم و ضبط میں یا افراتفری کو نظم و ضبط میں تبدیل ہونے کے لئے چاہئے اس کے لئے جو زمانے کا ہمارا تصور ہے اس سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ وقت چاہئے اور وہ بھی غلط ہے کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ نظم و ضبط کا سفر ہمیشہ بے نظمی کی طرف ہوتا ہے اور بے نظمی کا سفر نظم و ضبط کی طرف نہیں ہوا کرتا سوائے اس کے کہ کوئی منتظم' بے نظمی کو نظم میں تبدیل فرما دے۔

یہ ایک ایسی شہادت ہے جس سے آنکھیں بند کرنا سب سے بڑی جہالت ہے۔ کمپیوٹر کا کیا ہے اس میں جو مرضی Feed کر دو گے ویسی چیزیں نکال لو لیکن اس کے باوجود وہ باتیں نہیں نکل رہیں جو اپنی مرضی کی ڈالتے ہیں پھر بھی نہیں نکلتیں۔ اب روزانہ گھر کا معاملہ ہے جو عورت غیر منظم ذہنیت رکھتی ہو' افراتفری' بے ترتیب چلنے والی ہو اس عورت کا گھر ہمیشہ اکھڑا پکھڑا ہی دکھائی دے گا۔ کوئی چیز یہاں پڑی ہے کوئی چیز وہاں پڑی ہے کہیں صوفہ سیٹ کے اوپر کپڑے سوکھنے کے لئے ڈالے ہوئے ہیں' کہیں باہر گندے کپڑے لٹکائے ہوئے ہیں' خیال ہی کوئی نہیں کہ لوگ کیا دیکھ رہے ہوں گے اور ہر جگہ گھر بھر ڈھونڈنی پڑتی ہے چیز۔ خاوند کہتا ہے جی میری ٹائی کہاں گئی۔ اچھا جی میں ابھی دیکھتی ہوں اور وہ دونوں لگے ہوئے ہیں اور بیوی کو چمچہ چاہئے وہ چمچہ نہیں مل رہا۔ ایسی افراتفری لیکن جب وہ ایک دن لگا کر ٹھیک کرتے ہیں تو کچھ دیر کے بعد پھر وہی شروع ہو جاتی ہے۔ لیکن کبھی آپ نے یہ نہیں دیکھا ہو گا کہ افراتفری والا گھر آہستہ آہستہ منظم ہو رہا ہو خود بخود اور چیزیں خود بخود سلیقے سے لگ رہی ہوں یہاں تک کہ انتہائی سلجھی ہوئی خاتون کے گھر کی طرح ایک بدتمیز اور بے وقوف خاتون کا گھر نظم و ضبط کے ساتھ ابھر کر ایک دل کش چیز بن کے سامنے آ جائے' ناممکن ہے۔

ہر چیز کے لئے Maintenance کی ضرورت ہے جہاں نظم و ضبط کی ضرورت ہے۔ انسان گھر بناتا ہے تو ایک آرکیٹکٹ اس کا ڈیزائن بناتا ہے۔ اس ڈیزائن بنانے کے بعد اس کو جس طرح بنایا جاتا ہے اگر اس کو اسی طرح Maintain نہ کیا جائے تو غیر متحرک جامد گھر بھی اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں رہ سکتا۔ اور جو چیز حرکت کرنے والی ہو اس کی ہر لحہ حفاظت اور نگرانی کی ضرورت ہے۔ اب موٹر کار چلاتے وقت ایک لحہ کے لئے آپ کی آنکھ بند ہو جائے' سو جائیں تو حادثہ ہو جائے گا۔ بعض دفعہ خدا کا فضل ہے جو بچا لے مگر وہاں پھر خدا Take Over کر لیتا ہے وہ اور بات ہے۔ مگر بغیر کسی باشعور ہستی کے نظم و ضبط جتنا متحرک ہو گا اتنا خطرناک ہو جائے گا۔ یہ معاملہ ہے جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرما رہے ہیں خدا پر علم کے تعلق میں آپ فرماتے ہیں "وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو" یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں خدا علم اشیاء سے غافل ہوا وہاں حادثہ' ضرور تصادم ضرور نظم بد نظمی میں تبدیل ہو گا۔ پھر فرماتے ہیں۔

"وہ اس عالم کے ذرے ذرے پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا" یہاں انسان کے عالم الغیب ہونے کی بھی نفی ہے اور عالم الشہادہ ہونے کی بھی نفی ہے۔ انسان تو نظر کے محدود دائرے میں ہی اصل نظر رکھ سکتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جاگتا ہوا انسان' باشعور' خبردار انسان بھی اپنے بعض پہلوؤں سے غافل ہی رہتا ہے بے چارہ اور اس کی چوری ضرور ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی چور ایسا چالاک مل جائے اس کو پتہ چلے کہ شیطان کی طرح کہاں سے میں حملہ کروں جس کو یہ نہیں دیکھ رہا تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو انسان تو پھر کبھی بھی کچھ بھی نقصان نہ اٹھا سکتا اور جتنا شاطر چور ہو شیطان کی طرح اتنا ہی انسان کی غفلت کے بعض لمحوں سے بھی فائدہ اٹھا جاتا ہے اس لئے وہ غفلت کے لمحے بھی اللہ کی حفاظت میں ہونے چاہئیں۔

یہ وہ پہلو ہے جس کا غیب والے مضمون سے تعلق جوڑ کر آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ گناہ سے نجات محض اس وجہ سے نہیں ہو سکتی کہ آپ خدا کو حاضر سمجھیں اور یہ سمجھیں کہ غیب ہونے کے باوجود وہ نظر رکھ رہا ہے بلکہ یہ ضروری ہے کہ خدا کو حاضر اور اپنے آپ کو ان معنوں میں غائب سمجھیں کہ اپنے حال سے بھی غائب ہیں اور اپنے حال پر نظر نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہ حوالے دے کر التجا کریں کہ میں تو اپنے نفس سے بھی غافل ہوں اور اپنے نفس کے اندھیروں میں بسا اوقات ایسی جگہیں ہوں گی جہاں میں ٹھوکر کھا سکوں گا اور ٹھوکر کھا جاؤں گا۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں اور حاضر سمجھ رہا ہوں لیکن ہزار موڑ ایسے آتے ہیں' ہزار پردے ایسے آتے ہیں' ہزار حالتیں انسانی ذہن کی ایسی ہوتی ہیں کہ جہاں وہ لاشعور طور پر اندھیروں میں ٹھوکریں کھا جاتا ہے۔ تو یہ جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا ایک لحہ بھی غائب نہ ہونا یہ ایک رحمت ہے دراصل۔ تو اس حوالے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ تو تو ایک لحہ بھی حقیقت میں میرے حال سے غافل نہیں ہے۔ اس لئے جہاں میں غافل ہوں وہاں رحم فرما اور میری غفلت کی حالت میں مجھے ٹھوکر سے بچا لے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا نظم و ضبط اگر متحرک ہو تو لازم ہے کہ ہر لحہ اس پر نظر ہو۔

میں جب اب تو کار چلانی دیر سے چھوڑی ہوئی ہے' جب چلایا کرتا تھا اچھی تیز چلاتا تھا اور کئی دفعہ ایسا ہوا' ایک دفعہ نہیں کہ چلاتے چلاتے اونگھ آ گئی اور پھر بیچ بچا کے ٹھیک ہو گیا تو یہ ایک دفعہ نہیں' دو دفعہ نہیں' بیسیوں دفعہ ایسا ہوا ہے۔ مگر اب میں غور کر کے پیچھے دیکھتا ہوں تو مجھے یقین ہے کہ یہ کوئی حادثاتی بات نہیں تھی اتفاقی حادثہ نہیں تھا وہ ٹکر ہو جانی چاہئے تھی لیکن خدا تعالیٰ جو ہر حال میں موجود بھی ہے' غائب ہوتے ہوئے وہ جب بچانے کا فیصلہ کرتا ہے تو بچا لیتا ہے۔ غفلت کی وہ شکل ظاہر نہیں ہوتی جو لازمی حادثے پر منتج ہو۔ غفلت کی بعض حالتیں ایسی ہیں کہ جن میں ضروری نہیں کہ حادثہ ہو جائے۔ اب میز کے کنارے پر اگر ایک کار کو حرکت دیں تو اکثر امکان ہے کہ وہ ایک کنارے سے باہر جا پڑے گی لیکن بعض ایسی بھی صورتیں ہیں کہ وہ بیچ میں ساتھ ساتھ چلتی رہے' میز کے اندر کی طرف وہ منہ کر لے' گرے نہیں۔ تو یہ جو اتفاقات کہے جاتے ہیں' حادثات کہے جاتے ہیں' ان پر بھی اللہ کی نظر ہے اور ان پر بھی اس کے نظم و ضبط کی راج دہانی ہے اور ایک لحہ بھی ان حادثات سے بھی وہ غافل نہیں ہے۔

پس آخری نسخہ دراصل عالم الغیب سے اس سارے مضمون کو سمجھنے کے بعد دعا اور التجا کا نسخہ

خلافت لائبریری ربوہ

ہے۔ ایک اور امر بہت ہی اہم غیب کے تعلق میں یہ ہے کہ جہاں خدا ہر وقت حاضر سمجھا جائے اور اس کے حضور کے نتیجے میں آپ گناہ سے بچتے ہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے بندوں سے بھی یہ سلوک کرو۔ اور اگر تم اس کے بندوں سے یہ سلوک کرو گے تو خدا کی حفاظت کا ہاتھ زیادہ مستعدی سے تمہاری حفاظت فرمائے گا۔(-)

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب آپ کو خزانوں کی کنجی دی جا رہی تھی یا دی جانی تھی فرمایا کہ نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ (-) میں نے گھر کے مالک کی اس کے غائب ہونے کے باوجود خیانت نہیں کی اس وقت تک میں اسے قبول نہیں کروں گا۔ یہ ناشکری نہیں تھی بلکہ یہ بہت ہی گہرا عارفانہ مطالبہ تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر میں ایک گھر کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا، اگر میں ایسا خائن ہوں کہ ایک معمولی گھر کی ملکیت کے معاملے میں بھی خیانت مجھ پر غالب آگئی تو اتنے بڑے وسیع ملک کے خزانوں کی چابیاں مجھے کیوں سونپی جائیں۔ پس میں اس لائق نہیں ٹھہرتا۔ یہ پہلے پتہ کر لو کہ میں وہاں دیانت کے تقاضے پورے کر رہا تھا کہ نہیں۔ اور ساتھ ہی آپ کی بریت ہو گئی جس کی بڑی ضرورت تھی۔ اس بریت کے بغیر بعض دفعہ ایسے حالات میں الزام بھی لگ جایا کرتے ہیں اور (-) اس کا ثبوت ملتا ہے آپ کے بھائی کے متعلق کہہ نہیں دیا تھا انہوں نے حضرت یوسف کو متہم کرتے ہوئے یہ چونکہ سمجھ بیٹھے تھے کہ واقعۃً چوری کی ہے تو اس الزام کو حضرت یوسف پر بھی تھوپنے کی کوشش کی کہ اس کے بھائی نے بھی ایک دفعہ چوری کی تھی حالانکہ یہ بالکل جھوٹ اور بہتان تھا۔ تو حضرت یوسف اگر خود (اللہ معاف کرے) اس خیانت کے طعن سے باہر نہ آتے تو پھر جس شان اور آزادی کے ساتھ اور کامل یقین اور اعتماد کے ساتھ آپ نے اس سات سالہ قحط کے دوران ملک کی عظیم خدمت کی ہے اس کی توفیق نہ مل سکتی تھی۔ کئی لوگ کہہ سکتے تھے دیکھو انہوں نے اپنوں کو یہ دے دیا' فلاں کو یہ کر دیا۔ پس غیب کا مضمون خدا ہی سے نہیں' گناہ کے تعلق میں بندے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اور چھوٹی سی امانت تھی اس میں خیانت نہیں کی تو خدا کی دین دیکھیں تمام ملک کے خزانوں کی چابی آپ کو پکڑا دی۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیضان کا جاری ہونا اس کے بندوں سے آپ کے سلوک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جب غیبوبیت کا مضمون سمجھ کر آپ بندوں کی' ان کے غیب میں خیانت نہیں کریں گے تو یاد رکھیں آپ کے اموال میں برکت ملے گی۔ لیکن وہ لوگ جو روزہ مرہ کی تجارتوں میں جہاں نظر اچٹی کسی کی وہاں خیانت شروع کر دی ان کے اموال میں یا تو برکت نہیں رہے گی وہ ضائع ہو جائیں گے یا ان کے اموال کے خرچ ان کے لئے لعنت پیدا کر دیں گے ان کی اولادیں ہاتھ سے نکل جائیں گی' ان کا دین ہاتھ سے جاتا رہے گا' ان کی عاقبت تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے یہ مضمون جو صفات باری تعالیٰ کا ہے اسے حقیقت کی دنیا پر اتار کر اپنے روزمرہ کے تجارب میں داخل کر کے پھر ذکر الٰہی کریں تو یہ ذکر الٰہی ہے جو ہر دوسری چیز سے بالا اور افضل اور اکبر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان

محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان کے متعلق ان کے فرزند مکرم عبدالکریم صاحب نے 15- ستمبر 1959ء کے الفضل میں لکھا کہ

محترم مولوی غلام رسول صاحب افغان کو تلاوت کلام الٰہی کا بہت شوق تھا۔ سارا دن اکثر وقت تلاوت کرتے اور جب تھک جاتے تو گھر کے افراد کو کہتے کہ وہ انہیں کلام الٰہی سنائیں۔ ان کی وفات پر غیر از جماعت مرد عورتیں چھوٹے بچے جوان دنوں آپ کی شاگردی میں تھے روتے ہوئے چلے آئے۔ آپ کا سلوک ہر واقف ناواقف سے ایسا تھا جیسے اسے آپ اپنے گھر کا فرد سمجھتے ہوں۔ اور غیر از جماعت دوستوں پر بھی جن کو آپ نصیحت کرتے رہتے آپ کا بہت ہی اثر تھا اور وہ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب جنہوں نے خدا کی راہ میں جان دی کا مرید تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب میرے عنفوان شباب میں اس بات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ رہنمائی کرنے والے کسی شخص (-) کو بھیجے گا۔ اور پھر فرمایا کہ ایسا شخص پنجاب میں آ گیا ہے۔ آپ نے 1902ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ پھر کچھ عرصہ بعد ان کے والد صاحب یعنی میرے دادا جان وطن سے آئے اور انہوں نے کہا کہ والدہ سخت یاد کرتی ہیں۔ آپ نے اپنے والد یعنی میرے دادا کو (دعوت) دی اور انہوں نے بھی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور سلسلہ میں داخل ہوئے۔ بعد ازاں میرے دادا صاحب نے آپ کو مجبور کیا کہ وہ وطن خوست واپس چلیں آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ملے اور پوچھا تو آپ نے بھی فرمایا کہ آپ ضرور جائیں۔ آپ پر فرض ہے کہ اپنے والدین کی خدمت کریں۔ لیکن دین کے بارے میں ان کا جبر جائز نہیں۔ تب آپ اپنے والد کے ساتھ وطن چلے گئے۔ آپ یہ بھی بتایا کرتے تھے کہ میں صاجزادہ حضرت عبداللطیف صاحب کے پاس بغرض حصول تعلیم آیا کرتا تھا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت تعلیم کے لحاظ سے میرے استاد تھے۔ اور روحانی لحاظ سے میرے پیر۔ آپ کو ان سے حد درجہ عقیدت تھی جب ان کا ذکر کرتے تو ان کی قربانی کا ذکر ساتھ کرتے اور رو دیتے۔ میرے والد صاحب 1904ء میں قادیان واپس آئے اور یہیں مستقل رہائش اختیار کر لی۔ 1905ء کے زلزلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاص خدام اور پہرہ داروں میں تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب بھی مقدمات کے سلسلے میں گورداسپور تشریف لے جاتے تو آپ اکثر اوقات ساتھ ہوتے۔ فرماتے تھے ایک دفعہ ہم لوگ غالباً گورداسپور جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ہمیں چوروں نے آ لیا۔ ہم ٹانگہ سے اتر کر چوروں کے پیچھے بھاگے حضرت صاحب نے مجھے اور احمد نور کابلی کو فرمایا تم دونوں میرے پاس موجود رہا کرو۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ہم پنجابی زبان کم جانتے تھے۔ اور حضرت صاحب ہم سے فارسی میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

1905ء میں جب زلزلہ آیا اور حضرت صاحب بڑے باغ میں خیمہ زن ہوئے۔ تو والد صاحب آپ کے خاص پہرہ داروں میں سے تھے۔ والد صاحب نے فرمایا کہ انہی دنوں ہم نے ایک ایسا سکھ ڈاکو پکڑا جس کا ہاتھ بھی چوری کے سلسلے میں کٹا ہوا تھا۔ اور وہ کئی دفعہ کا سزا یافتہ تھا۔ اسے روپیہ دے کر نقصان پہنچانے کی خاطر ہمارے خیموں کی طرف بھیجا گیا تھا۔ ڈاکو ایک لنگوٹی پہنے تیل میں لت پت باغ کے نزدیک ایک پیاز کے کھیت میں چھپا ہوا تھا۔ اتفاق سے پہرے پر ہم سب پٹھان تھے۔ الیاس خان افغان نے پشتو میں آواز دی کہ چور ہے۔ ہم نے دو دفعہ پکڑنے کی کوشش کی لیکن ہر دفعہ کٹا ہوا ہاتھ ہمارے ہاتھ میں آتا اور تیل لگے ہوئے ہونے کی وجہ سے ہاتھ سے نکل جاتا۔ بالآخر چور بھاگتے ہوئے ایک گڑھے میں گرا اور ہم لوگوں نے آ لیا۔ پگڑیاں اتار کر چور کو باندھا گیا۔ اس دوران میں مفتی فضل الرحمان صاحب تشریف لے آئے انہوں نے اس کی شناخت کر کے بتایا کہ یہ شخص تو متعدد دفعہ کا سزا یافتہ ہے۔ حضرت صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔ والد صاحب نے بتایا کہ اسے سزا ہوئی اور آخر کار وہ جیل میں ہی مر گیا۔

والد صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ لیکھرام کے قتل کے سلسلے میں ایک انگریز پولیس افسر تلاشی لینے کے لئے اور موقعہ دیکھنے کے سلسلے میں حضرت صاحب کے مکان پر آیا جب وہ دروازے کے اندر داخل ہوا تو دروازہ نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا سر دروازہ سے ٹکرایا۔ اس کے لئے دودھ لایا گیا جسے اس نے پینے سے انکار کیا۔ اس کے جانے کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ شخص (-) نہ ہونے کے باوجود کیسا فرض شناس نکلا کہ اس نے دودھ صرف اس لئے نہیں پیا کہ اس پر جانب داری کا الزام نہ لگ سکے۔ والد صاحب نے مجھے سنایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں ہم لوگ حضرت صاحب کی خدمت کو اپنی زندگی کا فخر سمجھتے تھے۔ ہماری زندگی کا مدعا یہی تھا۔ کہ ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کریں۔ فرمایا جب آخری مرتبہ حضرت صاحب لاہور تشریف لے گئے تو اس وقت اور پھر بیماری کے دوران میں بھی میں ساتھ تھا۔ جب آپ فوت ہو گئے تب بھی میں وہیں تھا۔ پھر آپ کا جسد اطہر قادیان لایا گیا۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اب احمدیت پر ایک بہت بڑے ابتلا کا وقت ہے۔ ہم شب و روز دعائیں کرتے کہ خدایا اس ابتلاء سے ہمیں بچا۔ اس کے بعد حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت الاول منتخب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ابتلا سے بچا لیا۔ میرے والد صاحب فرماتے تھے کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ حضرت امام جماعت الاول نہایت مشفقانہ سلوک فرماتے۔ آپ نے اپنی شاگردی میں ہمیں لے لیا۔ ہر ایک سے پوچھا کہ وہ مجھ سے کس کس چیز کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حکیم نظام جان صاحب نے حکمت پڑھنے کی خواہش ظاہر کی میں نے اور مولوی محمد جی صاحب نے تفسیر' فقہ' نحو و صرف' اور صحاح ستہ پڑھنے کی خواہش کی۔ چنانچہ آپ نے ہمیں پڑھایا۔ اور ہمیشہ اپنے بیٹوں جیسا سلوک ہمارے ساتھ روا رکھا۔ اگر دوران شاگردی میں کسی سے روپے آ جاتے اور سائل بھی موجود ہوتے تو مجھے بلا کر روپے بانٹنے کو کہتے۔ بعد ازاں آپ نے میری شادی کی اور مجھے اپنے گھر کے ایک حصہ میں رکھا۔ جب میری پہلی بیٹی پیدا ہوئی۔ تو روزانہ میرے گھر میری اہلیہ کے لئے دو سیر

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف و گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں فوجی کارروائی بند کرنے کا اعلان

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے اعلان کیا ہے کہ 31- مارچ 1996ء کی آدھی رات سے چیچنیا میں روسی فوج کی طرف سے جاری شدہ فوجی کارروائی بند کر دی جائے گی۔ ماسکو ٹیلی ویژن نے بتایا ہے کہ روسی فوج کو چیچنیا سے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت واپس بلا لیا جائے گا۔ تاہم فوج کی کچھ تعداد وہاں موجود رہے گی۔ چیچنیا سے روسی فوجوں کو واپس بلانے کا مقصد یہاں پر پارلیمنٹ کے انتخابات کے لئے راہ ہموار کرنا ہے۔

ایک ماہ قبل روس نے چیچنیا میں اپنی فوجی کارروائی میں شدت پیدا کر دی تھی۔ اور چیچنیا کے جانبازوں کے ساتھ مسلح تصادم میں روسی فوج کے کئی افسران اور جوان ہلاک ہو گئے تھے۔

روس کی اس چھوٹی سی مسلمان ریاست نے 1994ء میں روسی فیڈریشن سے الگ ہو کر آزاد مملکت بننے کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد روسی فوج نے چیچنیا پر حملہ کر دیا اور ایک سپر طاقت پوری طاقت کے ساتھ ایک مختصر سے ملک پر ٹوٹ پڑی۔ چیچنیا کے جانبازوں نے بہادری اور شجاعت کی تاریخی مثالیں قائم کیں۔ اور روسی فوج کو ایک سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑا۔ چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی کے بارے میں کہا گیا تھا کہ یہ محض چند دنوں کی مار ہے۔ لیکن روسی فوج کو گروزنی پر قبضہ کرنے میں دانتوں تلے پسینہ آگیا۔ اس کے بعد ہر شہر پر قبضے سے پہلے روسی فوج کو شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر کار چیچنیا کے جانباز پہاڑوں میں روپوش ہو گئے اور بظاہر یوں نظر آنے لگا کہ چیچنیوں کی مزاحمت ختم ہو گئی ہے۔ لیکن چند ماہ کے بعد چیچنیا کے ان جانبازوں نے پھر سر اٹھایا اور روسی فوج پھر شدید مشکلات کا شکار ہو گئی۔

اس سارے عمل میں روس کے صدر مسٹر بورس یلسن کو عالمی سطح پر رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اندرونی ملک بھی ان پر شدید تنقید کی گئی۔ اور ان پر الزام لگایا گیا کہ وہ مٹھی بھر چیچنوں سے نبٹنے میں ناکام رہے ہیں۔ چیچنوں سے کئی بار بات چیت کی بھی کوشش ہوئی مگر کوئی بات سرے نہ چڑھ سکی۔ اور روس اور چیچنیا کے جانبازوں کا تصادم جاری رہا۔ اس دوران روس کے صدارتی انتخاب کا مرحلہ آ چکا ہے۔ روس میں صدر کا انتخاب، کمیونسٹ نظام ختم ہونے کے بعد براہ راست بنیادوں پر ہوتا ہے۔ مسٹر بورس یلسن وہ پہلے روسی صدر ہیں جو عوام کے براہ راست ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں۔ اب پھر انتخابات براہ راست ہوں گے۔ اس انتخاب میں روسی صدر کو چیچنیا کے مسئلے پر سخت تنقید کا نشانہ بننا پڑ رہا ہے۔ اس صورت حال میں صدر یلسن نے بہتر یہی سمجھا ہے کہ وہ چیچنیا سے فوج واپس بلانے کا اعلان کر کے اپنی سیاسی پوزیشن کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔

ایک پہلو سے دیکھا جائے تو چیچنیا کا بحران حل ہوئے بغیر روسی فوجوں کی واپسی ان کی شکست کے مترادف ہے۔ اور یہ اعلان چیچنیا کے جانبازوں کی بہادری، عزم اور حوصلے کی کامیابی کا اعلان ہے۔

○○○

امریکی وزیر دفاع کا بوسنیا کا دورہ

امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے جو ڈیٹن معاہدہ پر عمل در آمد کی رفتار کا جائزہ لینے کے لئے بوسنیا کے دورہ پر ہیں، کروشیا کے صدر فرانکو تجمان سے ملاقات کی اور ڈیٹن سمجھوتے پر عمل در آمد کا جائزہ لیا۔ ادھر بتایا گیا ہے کہ سربوں نے ان دو افراد کو رہا کر دیا ہے جو سربوں کے جنگی جرائم کے شاہد تھے۔ انہوں نے انکشاف کیا تھا کہ گزشتہ سال سربوں نے سربرے نیکا پر جو قبضہ کیا تھا اس کے بعد 8 ہزار بے گناہ بوسنین مسلمانوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور ان کی لاشیں اجتماعی قبروں میں دبا دی گئی تھیں۔ اس قتل عام کے ذمہ دار سربوں کے خلاف بوسنیا کے جنگی جرائم کی تحقیقات کرنے والی عدالت واقع ہیگ (ہالینڈ) میں مقدمہ چل رہا ہے۔

امریکہ اور یورپی ممالک جنہوں نے مل جل کر بوسنیا میں امن قائم کرنے کے لئے ڈیٹن معاہدہ طے کروایا تھا اب اس پر عمل در آمد کرانے کے لئے بوسنیا کے دورے کرتے رہتے ہیں۔ امریکہ کے وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری بھی اس سلسلے میں بوسنیا کے دورے پر آئے ہیں۔

○○○

پھولن دیوی انتخاب لڑے گی

ہندوستان کی مشہور سابق ڈاکو شخصیت پھولن دیوی نے باضابطہ طور پر سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے ایک سیاسی جماعت میں شرکت کر لی ہے جس نے ان کو بھارت کے آئندہ انتخابات میں انتخاب لڑنے کے لئے ٹکٹ جاری کر دیا ہے۔

پھولن دیوی جو نچلی ذات کے ہندوؤں سے تعلق رکھتی ہے بھارت کی ایک افسانوی شخصیت ہے۔ اس نے اپنے اوپر ہونے والے مظالم کے رد عمل کے طور پر اپنا ڈاکوؤں کا گینگ بنا لیا تھا اور وہ بھارت کے متعلقہ علاقے میں دہشت کی علامت بن گئی تھی۔ آخر اس نے اس شرط پر ہتھیار ڈالے کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ حکومت نے اس کی یہ پیشکش قبول کر لی اور پھولن دیوی کو درجن بھر افراد کے قتل اور متعدد ڈکیتیوں کے جرم میں علامتی طور پر معمولی قید کی سزا دی گئی۔ اور بالآخر اس کو رہا کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد پھولن دیوی نے جرائم کی زندگی کو خیرباد کہہ دیا اور اب اس نے بھارتی سیاست میں حصہ لینے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

پھولن دیوی نے کہا کہ اگر انتخابی سیاست میں ان کی گزری ہوئی زندگی کو زیر بحث لایا گیا تو وہ بتائیں گی کہ وہ مجرم کیوں بنیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ عورتوں کے حقوق کے لئے خصوصی طور پر کام کریں گی اور سب کے لئے آزادی اور برابری مانگیں گی۔ انہوں نے کہا کہ سب کو جینے کا حق دیا جائے۔

پھولن دیوی ایک متنازعہ شخصیت ہیں۔ عوام کا ایک طبقہ انہیں پسے ہوئے طبقے کے احتجاج کی علامت کے طور پر ہیرو قرار دیتا ہے۔ جبکہ ایک دوسرا طبقہ انہیں ایک ڈاکو اور سابق ڈاکو قرار دے کر قاتل اور انسانیت دشمن سمجھتا ہے۔

تاہم چونکہ پھولن دیوی کا تعلق نچلی ذات کے ہندوؤں سے ہے اس لئے ان کو اس نچلی ذات کے طبقے میں پذیرائی حاصل ہونے کی امید ہے۔

اس سے قبل بھارت کی ایک اور خاتون سیاستدان مایاوتی نچلی ذات کے ہندوؤں کی قیادت کی دعوے دار تھیں پھولن دیوی نے سب سے پہلے مایاوتی کے خلاف ہی اپنی تنقید شروع کی ہے۔

○○○

برطانیہ میں گائے کی بیماری

برطانیہ میں گائے کا گوشت بڑی مقدار میں استعمال کیا جاتا اور بیرون ملک برآمد کیا جاتا ہے۔ لیکن پچھلے چند ہفتوں میں پتہ چلا کہ برطانوی گایوں میں ایک وبا پھیل گئی ہے جس کے اثر سے ان کے گوشت میں پاگل پن کے جراثیم پھیل گئے ہیں۔ اس وجہ سے گائے کا گوشت انسانی صحت کے لئے سخت مضر ثابت ہو چکا ہے۔

اس بیماری کے پھیلنے سے برطانیہ کی گائے کے گوشت کی انڈسٹری کو کروڑوں پونڈ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ بیماری برطانیہ کی معیشت کے لئے سخت دھچکا ثابت ہوئی کیونکہ ایسی لاکھوں کروڑوں گایوں کو اب ہلاک کر کے تلف کر دیا جائے گا۔

تاہم اب برطانیہ کے لئے اچھی خبر یہ ہے کہ اس کو گائے کے گوشت کے مسئلے پر یورپی یونین کے ملکوں کی حمایت حاصل ہو گئی ہے۔ یونین کے چیئرمین نے کہا ہے کہ یہ صرف برطانیہ کا نہیں بلکہ یورپ کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذرائع ابلاغ نے اس سلسلے میں زیادہ بے چینی پھیلائی ہے اور امکانی خطرات کو مبالغہ آمیز انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

برطانوی وزیر اعظم جان میجر نے کہا کہ انہیں یورپی یونین سے غیر مشروط حمایت ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشتبہ مویشیوں کو تلف کرنے کے کام میں برطانیہ کو مالی امداد ملنے کی امید ہے۔

○○○

چین کا امریکہ کو انتباہ

پاکستان کو ایٹمی رنگ میگنٹ مہیا کرنے کے الزام میں خطرہ ہے کہ امریکہ چین کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر دے گا۔ چین نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایسا اقدام کرنے سے باز رہے۔ چین نے یہ انتباہ امریکہ کو ایک ایسے مرحلے پر جاری کیا ہے جب دونوں ملکوں نے چین کے بنے ہوئے کپڑے کی امریکہ میں درآمدات کے کوٹے کے سلسلے میں بات چیت شروع کی ہے۔ چینی وزارت تجارت نے کہا ہے کہ امریکہ کو چینی کپڑے کے کوٹے میں کمی کرنے کے سلسلے میں کوئی یکطرفہ اقدام کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

دودھ اور دو چوزے یخنی کے لئے بھیجا کرتے اور یہ سلوک چالیس دن متواتر روا رکھا۔ اور مجھے اسی زمانہ میں پندرہ یا بیس روپے ماہوار خرچ ملا کرتا تھا۔ جب آپ نے پوچھا کہ غلام رسول میں تمہاری شادی کرنے لگا ہوں والد صاحب نے کہا کہ میں ابھی پڑھنا چاہتا ہوں اور اگر میری شادی کر دی گئی تو پھر اخراجات کے لئے مجھے کام کرنا ہو گا۔ اور اس طرح میں اپنی پڑھائی کو جاری نہ رکھ سکوں گا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ غلام رسول تمہارے اخراجات کا میں خود کفیل ہوں۔ اس کے بعد آپ مذکورہ خرچ اپنی گرہ سے ہر ماہ بھجوایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانہ میں جب حضرت صاحب کشمیر تشریف لے جاتے تو حضرت اماں جان اپنا حصہ مکان کا میرے سپرد فرماتیں۔ جب میں حضرت اماں جان کے حصہ مکان میں بطور محافظ داخل ہوا۔ اندرونی کمروں کے سب دروازے مقفل تھے۔ اس پر میں نے حضرت اماں جان سے عرض کیا کہ اماں جان آخر ہم کہاں سوئیں۔ کمرے کے تمام دروازے مقفل ہیں۔ اماں جان نے از راہ شفقت چابیاں میرے سپرد کر دیں اور فرمایا کہ جاؤ جہاں مرضی آرام کرو۔ ہمیں تم پر اعتبار ہے۔ اس لئے ہم نے تم کو اپنے مکان کا محافظ بنایا ہے۔ میرے والد صاحب نے فرمایا کہ اماں جان باہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے آئے ہوئے پٹھانوں پر بے حد مہربان تھیں۔ ابتدا میں ہمیں اپنے دست مبارک سے کھانا پکا کر کھلاتیں۔ ان دنوں ہم لوگ گندے رہا کرتے تھے۔ لیکن حضرت اماں جان ہمیں غالیچوں اور عمدہ کرسیوں پر بٹھا کر کھانا کھلایا کرتیں۔ اور فرماتیں یہ سب میری اولاد ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مہینہ میں ایک دو بار ضرور قادیان میں مقیم پٹھانوں کی دعوت کرتے اور سب سے پہلے مجھے بلاتے اور ایک نوالہ توڑ کر سالن میں بھگو کر چکھاتے اور کہتے دیکھو کہ غلام رسول مرچ زیادہ تو نہیں۔ کیونکہ پٹھان لوگ مرچ کم کھاتے ہیں۔ اور ساتھ ہی متبسم ہوتے۔ حضرت اماں جان جب فوت ہوئیں اس وقت میرے والد صاحب ربوہ میں دکان کیا کرتے تھے۔ دوپہر کے وقت دکان سے یہ کہہ کر نکلے میں ظہر بیت مبارک میں ادا کرنے جا رہا ہوں لیکن مغرب تک واپس نہ آئے مغرب کے وقت میں تلاش کرتا ہوا بیت مبارک کی طرف آیا تو ایک شخص نے بتایا کہ تمہارے والد صاحب دوپہر کے وقت میں نے قبرستان جاتے ہوئے دیکھے تھے۔ یہ سن کر میں قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے والد صاحب حضرت اماں جان کے مزار پر بے ہوش پڑے ہیں۔ میں وہاں سے اٹھا کر لایا۔ ڈاکٹر صاحبان کو بتایا۔ آپ کو سخت تیز بخار اور سرسام کی حالت تھی۔ پھر میں انہیں لے آیا اور وہ صحت یاب ہو گئے۔

جب پاکستان، ہندوستان بنا تو آپ بہت مغموم رہا کرتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی نے جب قادیان یہ پیغام بھیجا کہ احباب سے پوچھا جائے کہ قادیان کو کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دیا جائے یا وہیں رہ کر خدا کی راہ میں جان دے دی جائے ان دنوں حضرت امام جماعت الثانی نے بیت مبارک کی امامت آپ کو سپرد کی تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے والد صاحب نے بڑے جوش سے بیت مبارک میں کھڑے ہو کر کہا کہ اب ہماری ہر چیز یہاں ہے۔ ہمارے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہاں ہیں۔ دیگر اکابر یہاں ہیں۔ ہم اس جگہ کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ ہمیں ایک ایک کو یہاں خدا کی راہ میں جان دینی ہو گی۔ میرے والد صاحب کو خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے والہانہ عشق تھا۔ جب حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں صاجزادہ مرزا ظفر احمد صاحب پیدا ہوئے۔ تو حضرت اماں جان نے میرے والد صاحب کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ غلام رسول اپنی بیوی کو اجازت دو کہ میرے پوتے ظفر احمد کو دودھ پلائے۔ حضرت اماں جان نے فرمایا کہ تم یہیں میرے مکان کے نچلے حصے میں رہو اور تمہاری بیوی ظفر احمد کو دودھ پلائے۔ چنانچہ میرے والدین حضرت اماں جان کے لئے نچلے حصہ میں رہنے لگے۔ آپ ہمیشہ عبادت باجماعت ادا کرنے میں سختی سے پابندی کرتے تھے۔ اور مجھے اکثر کہا کرتے تھے کہ میں بیت اقصیٰ میں عبادت باجماعت ادا کیا کروں اور پھر جلدی آ کر دکان پر بیٹھوں تا کہ میرے والد صاحب بیت مبارک میں عبادت ادا کر سکیں۔

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: دکان 211806 رہائش 211883

اعلان

اکاؤنٹس اور آڈٹ کیلئے کراچی میں چند احباب کی ضرورت ہے۔ جو بی کام ہوں۔ ایک یا دو سالہ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ براہ کرم خواہشمند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔ ملک بھر کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں ملازمت کرنے کے خواہشمند احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
ورلڈ وائیڈ موٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
C-17 ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II ایکسٹینشن
نیشنل ہائی وے۔ مین کورنگی روڈ۔ کراچی

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906 کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029 گلی نمبر 32 سیکٹر I-10/2 اسلام آباد فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
اور
تمام احمدی بھائیوں کو ڈش ماسٹر کی جانب سے
احمدیہ ٹیلیویژن کی 24 گھنٹے نشریات شروع
ہونے پر مبارکباد پیش ہے
احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل کی نشریات آپ تک صاف اور واضح
پہنچانے کیلئے آپ کے
دیرینہ خادم

ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ
ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 537 538
فون رہائش 212487

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی۔ فون 664-0231 664-3442
فیکس (92-21) 6643299

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 2- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف کے نام ایک خط میں ان کی طرف سے پیش کی گئی مذاکرات کی پیشکش کو قبول کر لیا ہے اور کہا ہے "مذاکرات کی تاریخ کا انتظار کروں گی۔" انہوں نے کہا کہ میں قومی اسمبلی میں آپ کی 26- مارچ کی تقریر کا حوالہ دیتی ہوں جس میں آپ نے یہ سپریم کورٹ کے فیصلہ کو بنیاد بناتے ہوئے حکومت کو وسیع تر تعاون کی غیر مشروط پیشکش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ وقت ہے کہ حکومت اور اپوزیشن مل کر کام کریں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ دوسرے انسانوں کی طرح میں صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ بے نظیر وزیراعظم ہیں اور میں صدر ہوں۔ ہمارے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔ باقی باتیں وزیراعظم سے پوچھیں۔ یاد رہے کہ چند دن قبل وزیراعظم نے ایک بیان میں کہا تھا کہ صدر میرے آدمی ہیں۔ اس پر صدر سے سوال کیا گیا تو انہوں نے مذکورہ بالا ریمارکس دیئے۔

○ شدید زلزلہ نے پنجاب اور سرحد کو ہلا کر رکھ دیا۔ لوگ خوفزدہ ہو کر گھروں دفتروں سے باہر نکل آئے۔ ایک بج کر 8 منٹ پر لاہور اسلام آباد پشاور فیصل آباد اور دوسرے شہروں میں آنے والے اس زلزلہ کی شدت رچر سکیل پر 5٫3 درجہ تھی۔ زلزلہ کا مرکز کھیوڑہ کے قریب تھا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے اچانک اجلاس ملتوی کر دیا۔ اپوزیشن نے ایوان چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اپوزیشن نے الزام لگایا کہ قومی اسمبلی کا اجلاس سزا یافتہ قاتل (ذوالفقار علی بھٹو) کی برسی کے لئے ملتوی کیا گیا ہے۔ ہم اس فیصلہ کو نہیں مانتے۔ شدید احتجاج کے بعد اپوزیشن کے ارکان نے ایوان سنبھال کر حکومت کے خلاف تقاریر شروع کر دیں۔ ارکان نے کہا کہ بھٹو دلائی کیمپ کا موجد تھا۔ سپیکر کی خالی کرسی ایوان کی بے توقیری کا مذاق اڑا رہی ہے۔ بے نظیر بھٹو غریبوں کو ختم کرنا چاہتی ہیں ان کا احتساب ضرور ہو گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو کو سپریم کورٹ کے ججوں کے خلاف پراپیگنڈے کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ ان سے بہتر تو غلام اسحاق تھا۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کے مزار پر سرکاری خرچ کی پائی پائی وصول کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کے مسئلہ سے قوم کی توجہ ہٹانے کے لئے اجلاس ملتوی کیا گیا ہے۔

○ ججوں کی تقرری کے بارے میں اپوزیشن کی قرارداد پیش کئے جانے کی اجازت نہ ملنے پر پنجاب اسمبلی میں ہنگامہ ہو گیا۔ اجلاس وقت سے پہلے ملتوی کر دیا گیا۔ مسٹر پرویز الٰہی نے زبردستی قرارداد پڑھنی شروع کر دی۔

○ پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر منظور احمد موہل کی مسلم لیگ (ن) کے رکن اسمبلی انعام نیازی اور فضل کریم سے جھگڑا ہو گیا۔ ڈپٹی سپیکر نے سارجنٹ ایٹ آرمز بلا لئے۔ جھگڑا اس وقت پیدا ہوا جب ڈپٹی سپیکر نے مسلم لیگ (ن) کے فضل کریم کو ایوان میں آؤٹ آف ٹرن تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ فضل کریم نے الزام لگایا کہ بہاولپور یونیورسٹی کے وی سی نے حضرت نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے ہیں مسٹر موہل نے کہا کہ وہ میرے دوست ہیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کر سکتے۔ مسٹر انعام نیازی نے الزام لگایا کہ آپ ان سے کمیشن لیتے ہیں۔ مسٹر موہل نے کہا کہ آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔ اس پر جھگڑا بڑھ گیا۔ مسٹر پرویز الٰہی نے انعام نیازی کے رویہ پر معذرت کی۔

○ پاکستان اور امریکہ کے درمیان فوجی امور پر اہم مذاکرات واشنگٹن میں شروع ہو رہے ہیں۔ پاکستانی وفد براؤن ترمیم کے تحت ملنے والے اسلحہ کی فراہمی کا ٹھوس شیڈول حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) نے متنبہ کیا ہے کہ بوگس فہرستوں کی بنیاد پر الیکشن نہیں ہونے دیں گے۔

○ جعلی ووٹوں کے اندراج پر قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے زبردست احتجاج کیا۔

○ ڈاکوؤں نے گوال منڈی لاہور میں ایک فلم کمپنی کے اہلکاروں سے پونے گیارہ لاکھ روپے چھین لئے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 4-اپریل 1996ء بروز جمعرات دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہٰذا اس روز کا شمارہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

ڈینٹل سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن مورخہ 96-4-5 بروز جمعہ 8 بجے صبح تا 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

برائے فروخت فریج

ایک عدد فریج اٹلی اسمبلڈ ڈبل ڈور چالو حالت میں فوری طور پر برائے فروخت ہے۔
پتہ رابطہ 5/13-B دارالرحمت غربی نزد بیت الناصر ربوہ

ضرورت خادمہ

○ والدین کی خدمت اور گھریلو کام کے لئے ایک درمیانی عمر کی خاتون کی ضرورت ہے۔ معقول معاوضہ کے علاوہ رہائش اور کھانے کی سہولت ہوگی۔ صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ اپنے کوائف نام۔ عمر۔ پتہ، فون نمبر ذیل کے ایڈریس پر 15-اپریل تک ارسال کریں۔

ڈاکٹر مسعود احمد راجہ
مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین کوڈ نمبر 50390

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر- گرمی جگر- ہاتھ پاؤں کی جلن- (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت =/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

احمدیہ ٹیلیویژن کی 24 گھنٹے کی عالمی نشریات کے آغاز پر پیارے امام کی خدمت میں اور عالمی جماعت احمدیہ کو
فضل ربی ہومیو شفاخانہ
جذبات تشکر اور مبارکباد پیش کرتا ہے
منجانب: ڈاکٹر نسیم احمد ہرل
دارالبرکات 8/1 ساہیوال روڈ ربوہ
فون: رہائش 211198 آفس: 923

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

سیل - سیل - سیل

کاپیوں کی ٹوٹ سیل جاری ہے۔ کاپیاں مندرجہ ذیل ریٹ پر خریدیں۔

5/- روپے والی کاپی	50/-	فی درجن	12/- والی کاپی	120/-	فی درجن
8/- " "	80/-	"	15/- " "	144/-	"
10/- " "	102/-	"	20/- " "	192/-	"

نیز کتابیں، سکول بیگ اور سٹیشنری بھی بارعائت خریدیں۔
رؤف بکڈپو اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 212297

ناصر پبلک ہائی سکول رجسٹرڈ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ
(محکمہ تعلیم گورنمنٹ پنجاب) میں
کلاس ششم سے کلاس دہم تک **داخلہ شروع ہے**
• چھٹی جماعت سے ہی انگریزی پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ • نویں دسویں میں سائنس پریکٹیکلز کا مکمل انتظام ہے • کلام الٰہی باترجمہ پڑھایا جائے گا۔
کلاسیں بروز ہفتہ 6 اپریل 1996ء سے صبح 1/2 8 بجے باقاعدہ شروع ہونگی
پرنسپل
ناصر پبلک ہائی سکول ربوہ

بیرون ممالک کے خصوصی رعائتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 219276
ٹیلیکس TLX-54592 PD.ISD

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // **اکسیر اولاد نرینہ** (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے ——— 250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534